عالم اسلام مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی *

ارکان کے دارالحکومت "اکیاب" میں خونِ مسلم کی ارزانی

ہلاکو خان (ایران کے گورنر) نے 1258ء میں اسلامی سلطنت کے دارالسلطنت بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی۔ مورخ ابن خلدون کے مطابق اس قیامت صغریٰ' فتنہ تار تار میں سولہ لاکھ مسلمان شہید ہوئے چھ دن تک بغداد کی گلیاں خون میں ڈوبی رہیں اور اسلامی علوم وفنون کی کتابوں کو حوالہ دریا کئے جانے کی وجہ سے عرصہ دراز تک دریا کا پانی سیاہ رہا۔

البدایہ والنہایہ کے مصنف مورخ ابن اثیرؒ لکھتے ہیں کہ زمین وآسمان نے فتنہ تار تار جیسا طوفان نہیں دیکھا ہوگا۔ آگے مزید رقمطراز ہیں میں ایک زمانہ تک سوچتا رہا کہ اس عظیم بلاء اور آندھی مصیبت کا تذکرہ اپنی کتاب میں کروں یا نہ کروں۔

بعینہٖ ایسا کھیل برما کے بدھسٹوں نے 1942ء کو ارکان کے مسلمانوں سے کھیلا تھا جس میں ایک لاکھ مسلمان شہید ہوئے تھے' پچاس ہزار فرزندانِ توحید مہلک مرض کے شکار ہو کر لقمہ اجل بنے تھے۔ اور پانچ لاکھ بے گھر ہوئے تھے (روزنامہ پاسبان ڈھاکہ ۱۴ مئی 1955۔ دائرہ المعارف الاسلامیہ ج ۴ ص ۲۵۲ پھر 1978ء کو برمی حکومت نے مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے لئے ناکامن نامی آپریشن شروع کیا تھا جس کے نتیجہ میں ایک لاکھ مسلمانوں کی جانیں ضائع ہوئیں' چار لاکھ نے بنگلہ دیش کی طرف ھجرت کی اور بے شمار افراد زخمی ہوئے۔

پھرتی ہے میری خاک کو صبا دربدر لئے
آئے چشم اشک بار یہ کیا تجھ کو ہو گیا

بالکل اسی طرح برما کے مگھ درندوں نے ارکان کو مسلمانوں کے وجود سے پاک کرنے کے لئے اواخر جنوری 2001ء کو ارکان کے دارالحکومت "اکیاب" میں ایک خونی کھیل کی ابتدا کی جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ مصدقہ اطلاع کے مطابق ۲۰ جنوری 2001ء کو اکیاب کے ایک سرکاری افس میں اکیاب کے سرکردہ

* ایڈیٹر' خبرنامہ "الرباط" استاد جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

مگھوں نے ایک خفیہ اجلاس کیا جس میں رنگون کے تین درندے اور منگڈو کے دو غنڈے بھی شریک ہوئے۔ اس خفیہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایک بدبخت مگھ افسر نے کہا کہ اکیاب کے مسلمان دوبارہ سر اٹھا رہے ہیں ان کو معدوم کرنا وقت کا تقاضا ہے۔ سانپ کے بچہ کو بڑے ہونے سے قبل ہی کچل دینا چاہیے ورنہ دوبارہ پچھتانا پڑے گا۔

اس شیطان لعین نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ہمیں مسلسل یہ اطلاع مل رہی ہے کہ ان دنوں دریائے ناف کے شمالی حصہ میں موجود ایک ڈیم کے سلسلے میں بنگلہ دیشی اور برمی فوجوں کے درمیان جو جھڑپیں ہوئیں اور گولیوں کا تبادلہ ہوا (جس کے نتیجے میں گیارہ برمی فوجی مارے گئے) اس سے مسلمان بہت خوش ہوئے بلکہ بعض سرکردہ مسلم نوجوانوں نے اندر اندر یہ کوشش بھی شروع کر دی کہ برما اور بنگلہ دیش کے درمیان باقاعدہ جنگ کی آگ بھڑک اٹھنے کی صورت میں مسلمان بنگلہ دیشی فوج کے ساتھ دیں گے۔ اور اشارہ ملتے ہی اکیاب کے بہادر جیالے اکیاب کے مگھوں پر ہلہ بول دیں گے۔ اسی اطلاع کے پیش نظر ہمیں اکیاب میں تازہ دم فوج لانی پڑی۔ اور مذاکرات کے میز پر بنگلہ دیشی حکام کے سامنے خفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کو سبق سکھا دیا جائے۔

تقریر ختم ہوتے ہوئے رنگون سے آمدہ افسر 'منگ اے منگ' نے کہا کہ یہ وقت تقریر اور باتیں بنانے کا نہیں بلکہ خفیہ طور پر کچھ کر گزرنے کا ہے۔ اس اجلاس میں صرف حملوں کا لائحہ عمل مرتب کیا جائے تاکہ جلد از جلد کاروائی شروع کی جاسکے' اس کے بعد ایک اور شیطان کھڑا ہوا اور بولا کہ باوثوق ذرائع سے ہمیں یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ارکان کی علیحدگی پسند بعض مگھ جماعتوں اور کچھ مسلم لیڈروں کے درمیان گزشتہ ایک ماہ سے اتحاد و اتفاق کے سلسلے میں مذاکرات کر رہے ہیں اس لئے میری رائے یہ ہے کہ پروگرام کو مکمل طور پر خفیہ رکھا جائے۔

چنانچہ اس خفیہ میٹنگ میں مندرجہ ذیل ایجنڈے پاس ہوئے۔

۱۔ دس ہندے اکیاب کی بڑی مارکیٹ میں جا کر مسلم دکانداروں سے سامان خریدیں گے جب پیسوں کا مطالبہ ہو تو لڑ پڑیں گے اور ان کی مدد و تعاون کے لئے پس پشت مسلح افراد چوکس تیار رہیں گے جنہیں اسلحے پہلے دے دئے جائیں گے۔

۲۔ اس واقعہ کو بہانہ بنا کر رات عشأ کے بعد اکیاب کی بڑی جامع مسجد (مقداری مسجد) کو توڑ پھوڑ کر کے موذن اور امام کو جان سے ماردیں گے اور ائرپورٹ سے ملحقہ مسلم بستیوں کو نذر آتش کر دیں گے۔

۳۔ صبح تڑکے ذرائع ابلاغ کو یہ اعلان جاری کر دیا جائے گا کہ مسلمانوں نے کچھ مگھ راہبانوں کو رات میں

اغوا کر لیا ہے۔

حسب دستور دشمنان اسلام شیطان منصوبہ بندی میں مصروف ہیں اور مسلمان خواب غفلت میں پڑے ہوئے' حسب پروگرام سرکار نے راتوں رات مگھ نوجوانوں میں اسلحے تقسیم کئے اور انہیں خوب مسلح کیا۔ بالآخر ۲۷ جنوری 2001 کو ملک کے طول و عرض میں یہ بات مشہور کر دی گئی کہ مجاہدین نے کچھ مگھ علماً کو اغواء کر لیا اور ساز و سامان لوٹ لیا اس کے بعد دس غنڈے اکیاب کی مارکیٹ میں پہنچے اور مسلم دکانداروں سے سامان خریدا جب دکانداروں نے پیسوں کا مطالبہ کیا تو یہ لوگ لڑ پڑے' ابھی تلخ باتیں جاری تھیں کہ پچھلے موجود مسلح دستوں نے مسلم دکانداروں پر حملہ کر دیا جس کا مسلمانوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اس مقابلہ میں پندرہ مسلمان شہید ہوئے اور چار مگھ جنہم واصل ہوئے۔

حسب پروگرام اس واقعہ کو بہانہ بنا کر مسلح مگھوں نے ۲۷ جنوری رات عشأ کے بعد جامع مسجد کو تشدد کا نشانہ بنایا اور موذن و امام کو خوب زد و کوب کیا جو بعد میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے ناظر پڑا' محلہ پاڑہ' چکی پاڑہ اور ائرپورٹ کے ملحقہ علاقوں کو نذر آتش کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں چار ہزار سے زائد مکانات خاکستر ہو گئے۔

اب تک کی اطلاع کے مطابق پانچ بستیاں مکمل طور پر خاکستر ہو گئیں' چار ہزار افراد شہید اور لاپتہ ہو گئے۔ پورے ضلع میں کرفیو لگا دیا گیا اور اکیاب کا رابطہ بیرون' ممالک سے کاٹ دیا گیا تاکہ ظلم و ستم کی اس داستان اور تڑپتی لاشوں پر کوئی مطلع نہ ہو سکے۔ اس قیامت صغریٰ کا تذکرہ ممنوع قرار دیا گیا اور اس کا ذکر کرنے والا قانوناً مجرم قرار پایا۔ حد تو یہ ہے کہ سرکاری اور نیم سرکاری ہسپتالوں میں طبی سہولیات کو بھی اجازت نہیں ہے یوں بے شمار زخم خوردہ افراد تڑپتے تڑپتے راہی ملک عدم ہو رہے ہیں اور جن حضرات کے مکانات نذر آتش ہو گئے وہ کھلے آسمان تلے جنگلوں اور دریا کے ساحلوں کے بسیر اپنانے پر مجبور ہو گئے۔ اور ان کے جملہ املاک و جائداد پر مگھ لٹیرے قابض ہو گئے۔ خدا ایسا برا دن دشمن کے لئے بھی نہ لائے۔

لاؤں وہ تنکے کہاں سے آشیانے کے لئے
بجلیاں بے تاب ہوں جن کو جلانے کے لئے
وائے ناکامی فلک نے تاک کر توڑا اسے
میں نے جس ڈالی کو تاڑا آشیانے کے لئے